بسم اللہ الرحمن الرحیم

عورت کا اسکوٹی چلانا کیسا؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ موجودہ زمانے میں عورتوں کے لیے لوکل ٹرانسپورٹ پر سفر کرنا کتنا دشوار ہوتا جارہاہے، یہ معاشرے پر نظر رکھنے والے کسی شخص سے مخفی نہیں، اس میں وقت کے ضیاع والے معاملات بھی ہیں اور عورتوں کی عزت وغیرہ کے معاملات بھی ہیں۔ اور ذاتی گاڑی وغیرہ بک کروانے کے لیے مہنگے کرایوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے، جسے ہر کوئی افورڈ نہیں کرپاتا، ایسے میں اسکوٹی قدرے محفوظ ذریعہ سمجھا جاتا ہے، شرعی رہنمائی فرمائیے کہ کیا پردہ کرکے عورتوں کو اسکوٹی چلانے کی اجازت ہے؟

جواب

یہ یادرہے کہ ڈرائیونگ کرنا اپنی اصل کے اعتبار سے مردوں والا کام ہے، یہ کام عورت کے کرنے میں اس کی مردوں کے ساتھ مشابہت پائی جاتی ہے اور احادیث طیبہ میں مردوں سے مشابہت اختیار کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی گئی ہے، لہذا اس اعتبار سے کسی قسم کی ڈرائیونگ کرنا عورت کے لیے اپنی اصل کے اعتبار سے ناجائز وممنوع ہے۔ ہاں اگر کسی مقام یا کسی وقت میں کسی چیز کی ڈرائیونگ میں مردوں کی مشابہت نہ رہی، تو اب مشابہت کی وجہ سے جو ممانعت تھی وہ بھی باقی نہیں رہے گی۔

کیونکہ ایک چیز جب کسی کے ساتھ مشابہت ہونے کی وجہ سے ممنوع وناجائز ہو تو وہ اسی وقت تک ممنوع رہتی ہے، جب تک مشابہت باقی رہے، اور جب دوسرے بھی عام طور پر اسے استعمال کرنے لگ پڑیں، جس کی وجہ سے مشابہت ختم ہوجائے تو اب مشابہت والی ممانعت باقی نہیں رہتی جیسے پینٹ کا معاملہ ہے وغیرہ وغیرہ۔

اور جس چیز کی ڈرائیونگ مردوں کے ساتھ ہی خاص ہوگی، اس میں اگر ضرورت صحیحہ متحقق ہوگی، خواہ وہ دینی ضرورت ہو یا دنیاوی تو اس کے لیے شرعی حدودوقیود کا لحاظ رکھتے ہوئے بقدرضرورت ڈرائیونگ کرنے کی اجازت ہوگی۔

اسکوٹی بعض مقامات پر مردوں کے ساتھ خاص نہیں بلکہ عورتوں میں بھی عام ہے لہذا وہاں اسکوٹی چلانے میں مردوں کے ساتھ مشابہت نہیں بنے گی، تو اس اعتبار سے ممانعت بھی نہیں رہے گی۔ اس صورت میں اگر کوئی فتنے والی صورت بھی نہ ہو اور شرعی حدودو قیود میں رہتے ہوئے اسکوٹی چلائے تو اس کی اجازت ہے۔

اور جہاں اسکوٹی چلانے میں مردوں کے ساتھ مشابہت ہے، تو وہاں صرف ضرورت صحیحہ کی صورت میں بقدرضرورت شرعی حدودو قیود میں رہتے ہوئے عورت کو چلانے کی اجازت ہوگی۔

اوراس کی صورت یہ ہوسکتی ہے کہ کوئی محرم موجود نہیں اور لوکل ٹرانسپورٹ پر سفر کرنے کی صورت نہیں مثلا وہ وہاں یسر نہیں، یا میسر ہے لیکن عزت وغیرہ کے متعلق صحیح اندیشہ ہے، اور ذاتی گاڑی بک کروانے کی استطاعت نہیں یا اس میں بھی اسی طرح کا اندیشہ صحیحہ ہے اور کوئی ایسا نہیں کہ جس کے ذریعے بچاؤ ہوسکے اور جانا ضرورت صحیحہ کی بنا پر ہے مثلا صلہ رحمی کے لیے سفر کرنا ہے یا کسی دوسری ضرورت کے لیے مثلا دوائی، چیک اپ وغیرہ کے لیے یا بچوں کو اسکول وغیرہ سے لانے، لے جانے کے لیے جانا ہے یا اس کے علاوہ کوئی اور ضروری کام ہے، جس کے کرنے کے لیے کوئی متبادل یسر نہیں تو ایسی صورت میں پردہ وغیرہ شرعی معاملات کا لحاظ کرتے ہوئے بقدر ضرورت اسکوٹی چلا سکتی ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے ایک عورت کو کندھے میں کمان لٹکائے دیکھا تو اس پر ارشاد فرمایا: "مردوں سے مشابہت اختیار کرنے والی عورتوں پر اللہ کی لعنت۔" چنانچہ المعجم الاوسط میں ہے "عن ابن عباس، أن امرأة، مرت على رسول الله صلى الله عليه وسلم، متقلدة قوسا، فقال النبي صلى الله عليه وسلم: «لعن الله المتشبهات من النساء بالرجال، والمتشبهين من الرجال بالنساء»" (المعجم الاوسط، ج 4، ص 212، حدیث 4003، دار الحرمین، القاہرۃ)

فتاوی رضویہ میں اس طرح کی احادیث ذکر کرنے کے بعد فرمایا: "ان حدیثوں سے ثابت ہوا کہ کسی ایک بات میں مرد کو عورت، عورت کو مرد کی وضع لینی حرام و موجب لعنت ہے۔" (فتاوی رضویہ، ج 21، ص 602، رضا فاونڈیشن، لاہور)

فتاوی رضویہ میں مشابہت والے مسائل ذکر کرتے ہوئے فرمایا: "مسئلہ ۷۱: بلاضرورت صحیحہ عورت کو گھوڑے پر چڑھنا منع ہے کہ مردانہ کام ہے، حدیث میں اس پر لعنت آئی، ابن حبان اپنی صحیح میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "یکون فی اخر امتی نساء یرکبن علی سرج کاشباہ الرجال الحدیث وفی اٰخرہ العنوھن فانھن ملعونات" (میری اُمت کے آخر میں کچھ ایسی عورتیں ہوں گی جو مردوں کی طرح جانوروں پر سوار ہوں گی، الحدیث، اور اس کے آخر میں یہ الفاظ آئے ہیں: اُن عورتوں پر لعنت بھیجو کیونکہ وہ ملعون ہیں۔)" (فتاوی رضویہ، ج 24، ص 545، رضا فاونڈیشن، لاہور)

مشابہت کے حوالے سے فتاوی رضویہ میں ہے "مگر اس کے تحقق کو اس زمان و مکان میں ان کا شعار خاص ہونا قطعاً ضرور جس سے وہ پہچانے جاتے ہوں اور ان میں اور ان کے غیر میں مشترک نہ ہو ورنہ لزوم کا کیا محل، ہاں وہ بات فی نفسہٖ شرعاً مذموم ہوئی تو اس وجہ سے ممنوع یا مکروہ رہے گی نہ کہ تشبّہ کی راہ سے۔" (فتاوی رضویہ، ج 24، ص 532، رضا فاونڈیشن، لاہور)

درمختار میں ہے "لا تركب مسلمة على سرج للحديث. هذا لو للتلهي، ولو لحاجة غزو أو حج أو مقصد ديني أو دنيوي لا بد لها منه فلا بأس به" ترجمہ: مسلمان عورت زِین پر سوار نہ ہو حدیث پاک میں وارد ممانعت کی وجہ سے، یہ ممانعت اس صورت میں ہے جب لہو ولعب کے لئے سوار ہو، ہاں اگر کوئی حاجت ہو مثلاً غزوہ و حج یا دینی و دنیاوی کوئی ایسا مقصد ہو جس کے لئے سوار ہونا ضروری ہو تو سوار ہونے میں حرج نہیں۔

اسی کے تحت علامہ شامی فرماتے ہیں : "للحدیث وھو لعن اللہ الفروج علی السروج ذخیرۃ لکن نقل المدنی عن ابی الطیب أنه لا أصل له اھ یعنی بھذا اللفظ والا فمعناہ ثابت ففی البخاری وغیرہ لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المتشبھین من الرجال بالنساء والمتشبھات من النساء بالرجال وللطبرانی أن امرأۃ مرت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متقلدۃ قوسا فقال لعن اللہ المتشبھات من النساء بالرجال والمتشبھین من الرجال بالنساء اھ ـــــ (قوله أو مقصدديني) كسفر لصلة رحم ط"

یعنی اللہ کی لعنت ہے زین پر سوار ہونے یا چڑھنے والی عورتوں پر۔ یہ ذخیرہ میں ہے۔ لیکن مدنی نے ابی ابو طیب سے نقل کیا ہے کہ اس حدیث کی کوئی اصل نہیں اھ یعنی اس لفظ سے حدیث ثابت نہیں لیکن اس کا معنیٰ ثابت ہے جیساکہ بخاری وغیرہ میں ہے یعنی اللہ کی لعنت ان مردوں پر جو عورتوں کی وضع بنائیں اوران عورتوں پر جو مردوں کی اور طبرانی کی روایت میں ہے ایک عورت کمان لٹکائے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب سے گزری تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی لعنت ہو مردوں کی مشابہت اختیار کرنے والی عورتوں پر اور عورتوں کی مشابہت اختیار کرنے والے مردوں پر" اھ اور شارح نے یہ جو کہا کہ دینی مقصد کے لیے سوار ہوسکتی ہے تو اس کی ایک مثال صلہ رحمی کے لیے سفر کرنے والی ہے۔ (درمختار مع ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، ج 6، ص 423، دارالفکر، بیروت)

بریقہ محمودیہ میں ہے "(ومنھا رکوب النساء علی السرج بغیر عذر) ("حب" عن عبد اللہ بن عمر - رضي اللہ تعالی عنھما - مرفوعا «یکون في آخر أمتي نساء یرکبن علی سرج کأشباہ الرجال» ومشابھتھن لھم منھي عنھا ـــ (قالوا ھذا إذا کانت شابة وقد رکبت للتبرج) لإظھار الحسن (والتفرج) ففیه جناس مضارع. (وأما إذا کانت عجوزا أو کانت شابة وقد رکبت مع زوجھا لعذر) **مستقلة أو ردیفة** (بأن رکبت للجھاد وقد وقعت الحاجة إلیھن للجھاد أو) رکبت (للحج أو للعمرۃ) فلا بأس به إذا کانت مستترۃ کذا في التتارخانیة"

ترجمہ : اوراسی میں سے ہے عورتوں کا زِین پر بغیر سوار ہونا، حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالی عنھما سے مرفوعاً مروی ہے کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا : میری امت کے آخر میں عورتیں زِینوں پر سوار ہوں گی مردوں سے مشابہت کرتے ہوئے۔ حالانکہ عورتوں کو مردوں سے مشابہت کرنے سے منع کیا گیا ہے، علماء نے فرمایا : یہ ممانعت اس صورت میں ہے جب عورت جوان ہو اور وہ حسن ظاہر کرنے کے لئے یا تفریح کے لئے سوار ہو، بہر حال اگر وہ بوڑھی ہو یا اپنے شوہر کے ساتھ کسی عذر کی بناء پر آگے یا پیچھے سوار ہو یا اس صورت کہ جہاد کے لئے سوار ہو اور جہاد میں جانے کی عورتوں کو حاجت پیش آئی ہو یا حج و عمرہ کے لئے سوار ہوئی ہو تو کوئی حرج نہیں جبکہ باپردہ ہو کر سوار ہوئی ہو، جیساکہ تاتارخانیہ میں ہے۔ (بریقہ محمودیۃ، ج 04، ص 175، 176، مطبعۃ الحلبی)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : محمد عرفان مدنی

مصدق : مفتی ابوالحسن محمد ہاشم خان عطاری

فتوی نمبر : GRW-1027

تاریخ اجراء: 16ربیع الاول1445ھ/03اکتوبر2023ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net